

آسان رزق

مُسلماَنوں کی بے روزگاری کا بہترین علاج

يَا اِلَهِي

کَلَامَاتِ اِلٰہِیَّہِ نَزوہِیَّہِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّ الْبِرَّ هُوَ الزُّكْرَانُ وَهُوَ الْقُوَّةُ لِلتَّائِبِينَ
بیشک انشری رزق پہنچانے والا نہایت ہی قوت والا ہے۔ آیت

آسان رزق

مؤلفہ

جناب صوفی عبد الرحمن صاحب

فہرستِ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	استخارہ کی نماز کا طریقہ ۴		تقریظ حکیم الاسلام حضرت مولانا
۳۷	استخارہ	۳	قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۳۸	سورۃ یٰسین	۵	تقریظ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
۴۰	درود شریف	۷	پیش لفظ (از مؤلف)
۴۱	اسرار الحسنی		باب اول
۴۲	باب پنجم	۱۰	روزی کی تلاش
۵	دُعا کی فضیلت		باب دوم
۴۶	باب ششم	۱۶	روزی میں برکت و ترقی کے اسباب
۵۰	المائدہ (یعنی آسمانی روٹی)	۲۱	باب سوم
۵۲	برکت اور دفعِ قرض کیلئے	۶	تسکین و مفلسی
	قرض و نقل مندوں کے بعد پڑھنا		باب چہارم
۵۴	ہر حاجت کیلئے مقبول دُعا	۲۵	روزی کی تدبیر
۵۵	واسطے کشادگی معاش یہ دُعا پڑھے	۲۸	ادائیگی قرض
۵۶	پریشان حال اور دفعِ قرض کیلئے	۳۱	روزی کی برکت کیلئے
	ہر صبح پڑھے	۳۳	حاجت کے لئے
۶۳	مال میں برکت اور عدم زوال کیلئے	۷	صلوۃ الحاجۃ
۶۶	باب ہفتم	۳۴	نماز قضا، حاجت اور نماز کن فیکون
	روزی کا انجم	۳۵	استخارہ
۶۷	آخری بات		

تقریظ

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عزیز محترم جناب صوفی عبدالرحمن صاحب نے جو بھی کے اُوچے درجہ کے سچے
تاجروں میں سے ہیں اور امارت طریقت کے میدان میں صاحب سلسلہ بھی
ہیں۔ یہ زیر نظر رسالہ تحریر فرما کر وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے
آج روٹی اور رزق کا سوال زندگی کا نصب العین بنایا گیا ہے اور
اس میں لوگ اس وقت غرق ہیں کہ دین و مذہب اور آخرت و عاقبت
کو بھی اس پر نثار کر دیا ہے۔

صوفی صاحب ممدوح نے روٹی کا مسئلہ ٹھیک اس نہج پر سامنے
رکھا ہے جس نہج پر اسلام نے اسے اٹھایا ہے جس سے دنیا کے
ساتھ دین اور آخرت کی بہبود و فلاح بھی حاصل ہوتی ہے اور روٹی
بھی غنا و استغناء کے ساتھ میسر آتی رہے۔ اسلام نے کسبِ حلال
کو فریضہ قرار دیا ہے۔ یعنی روٹی کھانا اتنا ہی ضروری بتلایا ہے

جتنا کہ عبادتِ خداوندی ضروری قرار دی ہے۔ نہ اس نے دین میں لگا کر دنیا سے قطع نظر کیا ہے۔ اور نہ دنیا میں غرق کر کے دین ہی کو خیر باد کہنے کی اجازت دی ہے۔ اس نے اباحت سے بھی روکا ہے اور ربانیت کو بھی ختم کیا ہے۔ جس سے آدمی کا دین اور دنیا دونوں ہی اپنے اپنے درجہ میں استوار ہو جاتے ہیں۔

سوفی صاحب نے اس اعتدالی نقطہ پر مسلمانوں کو بلکہ جو بھی حُملات پسند غیر مسلم اس پر چلے آئے بھی، سمجھانے کی سعی فرمائی ہے۔ جہاں موصوف نے اسباب کے درجہ میں روزی کمانے کے لئے ہاتھ پیر ملانے اور اسباب اختیار کرنے کی تلقین کی ہے وہیں ان دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جو رزق میں برکت اور ترقی کا سبب ہیں۔ اور کسبِ معاش کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونے دیتیں بلاشبہ یہ آج کی شدید ترین ضرورت ہے جسے موصوف نے پورا کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ حق تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس رسالہ کو نافع فرما کر لوگوں کو اس سے منتفع ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد طیب غفرلہ

رئیس جامعہ دارالعلوم دیوبند (الہند)

۱۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء

تَفَرُّطُ

از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

اَمَّا بَعْدُ :- ناچیز راقم مطور نے محترمی صوفی عبدالرحمن صاحب کا رسالہ ”المائدہ (آسمانی روٹی)“ دیکھا۔ موصوف نے قرآن و حدیث کی وہ دعائیں جمع کی ہیں جو طلب و ازدیادِ رزق اور حصولِ برکت کے لئے ہیں۔ ان دعاؤں کو اپنا معمول اور وظیفہ بنالینا ہم خیر و ہم ثواب کا مصداق ہے کہ ان کے ذریعہ دنیاوی مقصود بھی حاصل ہو گا اور قربِ خداوندی بھی جو مومن کا اصل مطلوب اور اس کی حقیقی کامیابی ہے۔ اس لئے کہ دعا کو مع العبادہ (بندگی کا مغز) کہا گیا ہے اور وہ سر اسر رُوح اور حقیقت ہی حقیقت ہے۔ دعا بجائے

عمل اور ذکر ہے پھر جب وہ قرآن کے الفاظ اور اذعیہ و اتورہ کی شکل میں ہو تو نورِ علیٰ نور ہے اور اس کی قبولیت اور دعا کرنے والے کی قبولیت

میں کیا شک ہے۔ روٹی کے مسئلہ کو جو اہمیت آج کل حاصل ہو گئی ہے وہ شاید کسی زمانہ میں اس کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے اس کو خدا سے غافل بلکہ باغی بنانے کا ذریعہ بنالیا ہے اور اس کی آڑ میں وہ مذہب سے بیزار، اخلاق و انسانیت سے عاری اور انسان کو بہائم اور چوپایوں میں شامل کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اس مسئلہ کو رازق حقیقی سے مربوط اور دعا و رجوع الی اللہ سے وابستہ کرنے کی کوشش تبلیغ دین کی ایک حکیمانہ کوشش اور سعی محمدیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول و نافع بنائے اور مصنف مدوح کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

ابوالحسن علی ندوی

پیش لفظ

از مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جس کی رحمت ہر چیز کو وسیع ہے اور بے حساب درود و سلام ہو سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ اور بے شمار رحمتیں نازل ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور اصحاب اور تمام مسلمانوں پر۔

آج کل اکثر دیندار لوگوں کو تنگی، غسری اور قرضداری کی شکایت ہے اور روزی کی فکر میں پریشان ہیں۔ جھوٹ و حرام سے کمانے والے تو آج آرام سے باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن سچائی اور طلال طریقے سے کمانے والے تنگی میں رہتے ہیں جس سے بعض وقت ان کو یہ الجھن اور حیرانی ہوتی ہے کہ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری لے رکھی ہے تو پھر یہ تنگی کیوں؟ اگرچہ رزق کا

مسئلہ بہت نازک ہے پھر بھی اس مختصر رسالہ میں حتی الامکان اس کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

دورِ حاضر میں کم علم مسلمانوں کو کیونٹ خوب بہکاتے ہیں کہ اسلام پر عمل کرنے سے (نعوذ باللہ) کوئی فائدہ نہیں۔ مذہب پیٹ کا مسئلہ حل نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ سراسر دھوکا اور جہالت ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ پیٹ کا مسئلہ موت تک محدود ہے مگر خبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مرنے کے بعد بھی پیٹ کا مسئلہ باقی رہنے کی خبر دی ہے اور اس کا علاج بھی بتلایا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں نیک اعمال کے ساتھ زندگی گزارے گا وہ آخرت میں جنت کی نعمتوں سے خوب پیٹ بھرے گا۔ جو انسان کے گبان کے باہر ہے۔ اور جو کوئی نیک اعمال سے خالی ہاتھ یہاں سے جائے گا وہاں محتاج ہوگا۔ اور اس کو کھانے کے لئے زقوم (کائنات دار درخت) اور پینے کے لئے خون پیپ اور حمیم (کھوٹا ہوا پانی) نصیب ہوگا۔ اس سلسلہ میں احقر کا گجراتی رسالہ "آسان رزق" طبع ہوا تھا جس میں پانچ باب تھے اب اس دوسرے ایڈیشن کے وقت اس میں اضافہ کے طور پر احقر نے رزق کے سلسلہ میں قرآن اور احادیث سے ماخوذ چالیس دعائیں بھی شامل کر دی ہیں جو "المائدہ" کے نام سے موسوم ہے جس پر

عمل کر کے انشاء اللہ تعلق خداوندی میں بھی زیادتی ہوگی اور روزی
 میں بھی برکت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ احقر کی اس سعی کو قبول فرمائے
 اور مسلمانوں کے لئے نافع بنائے۔ آمین

رصوفی عبدالرحمن عفی عنہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ اَوَّل رُوزِی کی تلاش

تمام تعریف اللہ رب العزت کے لئے اور درود و سلام
تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل
اصحاب پر۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ، اور میں نے جن اور انسان کو
اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں، میں ان سے مخلوق
کی، روزی رسانی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا
ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے
والا، قوت والا نہایت قوت والا ہے (سورہ الذاریات)
نیز فرمایا: اور کوئی (رزق کھائے والا) روئے زمین پر چلنے
والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔

(سورہ ہود)

نیز فرمایا: ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اس زمین کے لئے
باعث رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں
زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے۔ (سورۃ کہف)

حضرت کعب بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ہر قوم اور ہر امت کے لئے ایک
فتنہ ہے (یعنی ہر قوم خدا کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں
ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری امت کا فتنہ (یعنی خدا
کی آزمائش) مال ہے۔

تشریح: یعنی خداوند تعالیٰ میری امت کو مال اسی
لئے دیتے ہیں کہ امتحان کریں بندوں کا کہ مال داری میں
دین پر قائم رہتے ہیں یا نہیں۔ (منطابہر حق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں
کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو شخص
جائز طور پر دنیا حاصل کرے، سوال کی ذلت سے بچنے
کے لئے اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کے لئے، اور ہمسایہ
کے ساتھ احسان کرنے کی نیت سے، تو قیامت کے دن وہ
اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں

رات کے چاند کے مانند چمکتا ہوگا۔ اور جو شخص جائز طور پر دنیا حاصل کرے اس نیت سے کہ مال زیادہ کرے اور اظہارِ فقر کرے اور لوگوں کو دکھاوے تو وہ خداوند تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

تشریح :- جب مال زیادہ کرنے کے لئے اور فقر کے لئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے حلال طور پر کمانے والے کا یہ حشر ہوگا۔ تو پھر حرام طور پر کمانے والے کا کیا حشر ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے حرام کمانے والے کا تذکرہ نہیں فرمایا کہ یہ شیوہ اہل اسلام کا نہیں۔ (منظاہر حق)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں مال کو بُرا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج کل مال مومن کی ڈھال ہے۔ اگر یہ دینار ہمارے پاس نہ ہوتے تو یہ بادشاہ اور حکام ہم کو اپنا رد مال بنا ڈالتے یعنی ذلیل و خوار بنا دیتے۔

نیز فرمایا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو اس کو چاہئے کہ مال کی اصلاح کرے (یعنی اس کو بڑھانے کی تدبیریں کرے۔ اور ضائع ہونے سے بچائے) اس لئے کہ ہمارا یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر اس میں کوئی محتاج ہوگا تو وہی سب سے پہلا شخص ہوگا۔

جو اپنے دین کو دنیا کی عوض فروخت کر دے گا۔ نیز فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔

اقتصادی ترقی کے لئے آج لوگ اقتصادیات کے علم سے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اقتصادیات نصف سائنس کا حصہ ہے مثلاً ذخیرہ اندوزی اور طلبِ معاش کے اصولوں کا جاننا وغیرہ اور ادھافن کا حصہ ہے اور فن کے لئے ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن تقدیر کے آگے بعض اوقات ہوشیاری (مدیر) ناکام ہو جاتی ہے کیونکہ اگر اقتصادی ترقی محنت اور عقل سے حاصل ہوتی تو مزدور اپنی محنت سے اور عظیمند اور ہوشیار لوگ اپنی عقل و ہوشیاری سے دوسروں سے زیادہ مالدار ہوتے۔ روزی حاصل کرنے کے سلسلے میں ایمان والوں کو شریعت کے قانون کے مطابق عمل کرنا چاہئے جس کو شریعت میں معاملات (لین دین کے طریقے) کہا جاتا ہے۔ معاملات کا علم جاننا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ہستی زو کا پانچواں حصہ اور صفائی معاملات کو پڑھنا اور سمجھنا چاہئے۔ علم الاقتصادیات میں سود پر دار و مدار رکھا گیا ہے۔ اقتصادی ترقی کے لئے سود کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ حالانکہ شریعت میں

سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسلام لوگوں کو غریب بنانے کے لئے نہیں آیا ہے۔ بلکہ اس کے اصول کے مطابق عمل کرنے سے بہت سے لوگ غنی اور تو نگر ہو گئے ہیں۔ سود لینے سے اگرچہ بظاہر مال میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور زکوٰۃ دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مال میں کمی ہوئی لیکن ایمان والوں کا تجربہ ہے کہ سود سے مال میں برکت ختم ہو جاتی ہے اور آخر میں قرضداری تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور زکوٰۃ دینے والوں کے مال میں ہمیشہ برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ، فقیر ابو اللیث سمرقندیؒ اپنے زمانہ میں کامل بزرگی کے ساتھ ساتھ مشہور تو نگر دوں میں شمار ہوتے تھے۔

لوگ جھوٹ، دھوکہ اور فریب سے جلد کما کر اپنے آپ کو کانا یا سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ قلیل معیار کی حکمت عملی جس میں ساکھ اور عزت پائیدار نہیں ہوتی وہ پسندیدہ نہیں سمجھی جاتی ہے۔ شریعت نے اقتصادی ترقی کے لئے طویل معیار کی حکمت عملی کو پسند کیا ہے جس سے ساکھ اور عزت قائم رہتی ہے۔

حضرت ابو ذر دار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈھتا ہے جس طرح اس کی موت اس کو ڈھونڈھتی ہے۔ تشریح :- یعنی جس طرح موت یقینی ہے اور بدون تلاش اپنے وقت پر آجاتی ہے اسی طرح رزق بھی یقینی ہے۔ اپنے وقت پر خدا کی طرف سے بندہ کو ڈھونڈھ لیتا ہے۔ بلکہ رزق اپنی رفتار میں موت سے بھی زیادہ تیز ہے کیونکہ موت نہیں آتی جب تک بندہ اپنا رزق تمام کا تمام نہیں کھا لیتا پس رزق کے لئے اللہ تعالیٰ پر پورا اعتماد کرنا چاہئے۔ اور مضطرب اور پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ متوسط درجہ میں تدبیر اختیار کرنا کافی ہے۔ تدبیر اختیار کرنے سے عبدیت کا اظہار ہوتا ہے مگر اس طلب میں اجمال ہو، کاوش و اضطراب نہ ہو۔



بَابُ دُوم

رُوزِی میں بَرکَت و ترقی کے اسباب

”نافع الخلائق“ میں ہے کہ ایک روز ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور فتنہ و فاقہ سے روایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فریضہ کے بعد دش باریقاً اَنْزَلْنَا پڑھا کر اور جمعہ کے دن ناخن کٹوایا کر۔ اعرابی نے ایسا ہی کیا، مالدار ہو گیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ دس چیزوں سے روزی میں بَرکَت ہوتی ہے (۱) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا (۲) عقیق کی انگوٹھی پہننا (۳) جمعہ کے دن ناخن کٹوانا (۴) کسی اندھے کا ہاتھ پکڑ کر راستہ بتانا (۵) کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۶) پاؤں میں جوتے پہننا (۷) مسجد میں جھاڑو دینا (۸) پیشہ اور تجارت ایمان داری سے کرنا (۹)

حلال طریقے سے کھیتی کرنا (۱۰)، حج کرنا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی چار چیز کو لازم کرے تو وہ اور اس کے اہل و عیال محتاج نہ ہوں گے۔ (۱) صبح سویرے اٹھنا (۲) نماز کا وقت آنے سے پہلے ہی وضو کرنا (۳) وتر کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں نہ کرنا (۴) اذان سے پہلے مسجد میں آنا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی فجر کی دو سنتیں گھر میں ادا کر کے مسجد میں آیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ فرما دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت سے فرمایا کہ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں (۱) ایک دوسرے سے بلنا جلنا (۲) راہِ خدا میں جہاد کرنا (۳) صبح کی نماز کے بعد نہ سونا (۴) دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کرنا (۵) صبح اور رات کو مسجد میں ہونا (یعنی فجر اور عشاء کی جماعت کی پابندی کرنا) (۶) گھر والوں کو نماز پڑھنے کے لئے کہتے رہنا (۷) خود بھی عبادتِ خداوندی میں مشغول ہونا۔ (۸) جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں دعاؤں میں زیادتی کرنا۔ (۹) امانت ادا کرنا۔ (۱۰) روزی کی طلب میں صبر کرنا اور جلد بازی نہ کرنا (۱۱) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا

جیسا کہ اس کا حق ہے۔ (۱۲) تقویٰ اختیار کرنا۔ (۱۳) گھر کے دروازہ کے پاس دُعا کرنا۔ (۱۴) صبح سویرے اٹھنا۔ (۱۵) خیر خیرات زیادہ کرنا (۱۶) مہمان کی عزت کرنا۔ (قرآن مجید کی تنظیم کرنا۔ (۱۸) شب براءت میں دُعا کی کثرت (۱۹) عاشورہ کے دن بال بچوں پر خرچ میں فراخی کرنا۔ (۲۰) اہل و عیال کے ساتھ رحم دلی سے ملنا (۲۱) ماں باپ کے حق میں نیکی کرنا (۲۲) دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا۔ (۲۳) سخاوت کی عادت کرنا۔ (۲۴) گناہ سے بچنا (۲۵) جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے پرہیز کرنا۔ (۲۶) ہر بُرائی سے بچنا خاص کر زنا سے (۲۷) اذان کا جواب دینا۔ (۲۸) حق بات کہنا (۲۹) لالچ اور حرص کا چھوڑنا۔ (۳۰) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (۳۱) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا۔ (۳۲) عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنا۔ (گھر میں سرکہ رکھنا۔ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں اور مالدار ہی لاتی ہیں۔

نفل ہے کہ ایک عالم کو روزی کی تنگی پیش آئی انھوں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھا اور اپنے حال کی شکایت کی دوست نے کہا کہ ایسا دعوم ہوتا ہے کہ تم نے قرآن مجید کی کوئی

سورت یا کوئی آیت یاد کی تھی اور پھر اُسے بھلا دیا ہے۔ عالم نے کہا
 سچ ہے، دوست اس پر غصہ ہوا اور کہا پھر سے یاد کرو۔ عالم نے
 ویسا ہی کیا، روزی کی تنگی جاتی رہی۔

”عمدة الاحکام“ وغیرہ میں لکھا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ جو شخص دسترخوان پر کھانے کے گرے ہوئے ریزے کھاتا ہے،
 وہ ہمیشہ فراخی رزق میں رہتا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا کوئی
 لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا لو اور جو کچھ اس پر لگ گیا ہے اس کو
 صاف کر کے کھا لو اور اسے شیطانوں کے واسطے نہ چھوڑو اس
 حدیث میں بتایا ہوا علاج تکبر کو بھی توڑتا ہے۔

اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص دسترخوان پر گری ہوئی
 چیز کھائیوے تو وہ جنت کی حوروں کا مہر ہو جائے گا۔ اور حق تعالیٰ
 اس شخص کو اور اس کی اولاد کو جذام کوڑھ اور برص سے اور جنوں
 سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ حدیث ”کنز العباد“ میں لکھی ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

ایک روایت میں ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد
 سنت سمجھ کر ہاتھ دھونے والے کو انشاء اللہ کبھی فاقہ نہیں ہوگا

بازار، دوکان اور آفس میں آنکھوں کی حفاظت کرنے سے
 غیر محرم پر نظر سے بچنے سے، روزی میں برکت ہوتی ہے۔
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
 کوئی اپنے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی پہنے رہے چوز اور دوسری
 آفتوں سے سفر میں عافیت رہے گی۔



باب سوم تنگی و مفلسی

نافع الخلاق میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گنگھی کو کھڑا ہو کر کرے، قسطنضار ہو اور جو کوئی کھانے کو سونگھے، برکت اس سے جاوے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ جس گھر میں خیانت و چوری وزنا ہو اس گھر میں برکت نہیں ہوتی ہے۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خاص اپنے اصحاب سے فرمایا کہ نو باتوں سے محتاجی آتی ہے۔ (۱) مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا (۲) جھوٹی قسم کھانا (۳) زنا کرنا (۴) لاپچ کرنا (۵) مغرب و عشاء کے درمیان سونا (۶) راگ باجا سننا۔ (۷) سائل کو محروم واپس کر دینا خصوصاً جورات

کے وقت آیا ہو۔ (۸) تقدیر پر یقین نہ رکھنا۔ (۹) رشتہ داروں سے بُرا سلوک کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو بددعا نہ دیا کرو، جو کوئی اپنی اولاد کو مرنے کی بددعا دے گا وہ محتاجی میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں محتاجی کا سبب ہیں (۱) مردے کے پاس کھانا کھانا ہنگی یا پانچام کھڑے ہو کر پہننا (۲) بیٹھ کر گپڑی باندھنا۔ (۳) جوں کو پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا (۴) پوشیدہ بالوں کو قبضی سے کاٹنا (۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پانی پینا (۶) جوتے یا چپل کا تلا دیکھنا (۷) نساڑ میں سستی کرنا (۸) لوگوں سے ترش روی سے ملنا۔ (۹) جھوٹ کی عادت کرنا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں شراب و دف و تہنورہ و زرد ہو تو گھر والوں کی دعا قبول نہیں ہوتی اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے اور خدا تعالیٰ اس گھر سے برکت

اٹھالیتا ہے۔ (جس گھر میں تصویر یا کتا ہو اس گھر میں بھی رحمت کے فرشتے نہیں آتے)۔

حدیث میں ہے کہ تین آدمی ہمیشہ روزی کی تنگی میں مبتلا رہتے ہیں۔ (۱) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والی اولاد (۲) شوہر کے ساتھ خیانت کرنے والی عورت (۳) پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا۔

یہ چیزیں بھی محتاجی کا سبب ہیں (۱) زنا کرنا (۲) بھوٹ بولنا (۳) روٹی کا ٹکڑا زمین پر چھوڑنا (۴) ہاتھ منہ آستین یا دامن سے صاف کرنا۔ (۵) مکرہی کا جالا گھسے میں رہنے دینا۔ (۶) ماں باپ کو رنجیدہ کرنا (۷) نماز چھوڑنا (۸) استاد کی بے ادبی کرنا (۹) صبح کے وقت سونا (سورج طلوع ہونے سے پہلے (۱۰) بے وقت اٹھنا (۱۱) کوڑا کرکٹ گھر میں رکھنا (۱۲) سڑا ہوا کھانا کھانا (۱۳) ہاتھ منہ دروازہ پر بیٹھ کر دھونا (۱۴) برتن کو بغیر دھوئے چھوڑنا (۱۵) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا (۱۶) اولاد اور مہمان کی نافرمانی کرنا۔ (۱۷) طاقت ہوتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا (۱۸) وضو کرتے ہوئے دنیا کی باتیں کرنا۔ (۱۹) پیشاب کرتے وقت بولنا (۲۰) پیشاب کی جگہ پر وضو کرنا (۲۱)

بغیر وضو سر آن پڑھنا (۲۲)، بسن پر یاز کے تھکے جلانا (۲۳) صبح کی نماز کے بعد فوراً ہی مسجد سے باہر آ جانا (۲۴) اپنی طاقت کے غرور میں دوسروں کو ستانا (۲۵) ماں باپ کا نام لے کر پکارنا (۲۶) بدن پر پہنے ہوئے کپڑے کو سینا (۲۷) بھیک مانگنے والوں سے اناج خریدنا (۲۸) قلم کے تراشے پر پیسہ رکھنا (۲۹) ٹوٹی ہوئی کنگھی بالوں میں کرنا (۳۰) ناخن کو دانتوں سے کترنا (۳۱) اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے دوسروں سے آگے چلنا (۳۲) سجدہ تلاوت میں تاخیر کرنا (۳۳) فضول خرچی کرنا (۳۴) رات کو عسریاں (ننگے) سونا (۳۵) بوقت شام گھر میں چراغ روشن نہ کرنا (۳۶) بہت سونا (۳۷) برہنہ جا کر پیشاب کرنا۔ ان سب چیزوں سے بھی روزی میں تنگی آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

مطالب المؤمنین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو غسل کی حاجت ہو بغیر کلی کئے کچھ نہ کھائے ورنہ محتاج ہو جانے کا ڈر ہے۔ (واللہ اعلم)

ابواللیث نے بستان میں لکھا ہے کہ جو شخص کپڑے سے جھاڑ دیا کرے تو آخر کو محتاج ہو جائیگا۔ واللہ اعلم، باز دوکان اور آفس میں بری نگاہ سے (غیر محرم پر) نگاہ ڈالنے سے محتاجی آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

باب چہارم رُوزی کی تدبیر

مقصد میں کامیابی کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے۔ تدبیر کے بغیر کوئی شخص بھی مقصد تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص توکل کا مفہوم یہ سمجھے کہ بس زمین پر پڑا رہے اور کسبِ معاش کی تدبیریں اختیار نہ کرے تو وہ جاہل ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے کہ تدبیر تو ضرور کرے مگر بھروسہ تدبیر پر نہ کرے کیونکہ تدبیر تو صرف بھیک کا پیالہ ہے اور دینے والے حق تعالیٰ شاکہ ہیں۔

جس طرح اللہ جل جلالہ کے شان کی کوئی حد نہیں ایسے ہی اس کے رزق کے دروازوں کی بھی کوئی حد نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے :-

اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ :-
یا اللہ! کھول دے ہمارے لئے دروازے اپنی رحمت کے اور سہل کر دے طریقہ ہم پر اپنے رزق کے

نظاہری تدبیروں کے ساتھ ساتھ روزی کے لئے روحانی تدبیروں کو بھی اختیار کرنا چاہئے۔ نماز، ذکر اللہ، دعا وغیرہ اختیار کرنا ضروری ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں زیادتی اور اس کی نزدیکی اور اس کی رضا مندی بھی نصیب ہوگی اور روزی میں برکت اور فراخی بھی ہوگی۔

انسان کی زندگی میں صرف دو حالتیں ہی پیش آتی ہیں کیونکہ جو معاملہ بھی پیش آئے گا یا تو وہ اس کی مرضی کے مطابق ہوگی اور یا اس کی مرضی کے خلاف پیش آئے گا۔ پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور دوسری صورت میں صبر کرے۔

حضرت مصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی شان عجیب ہے، اس کے تمام کام اس کے لئے خیر ہیں۔ اور یہ شان صرف مومن کے ساتھ مخصوص ہے چنانچہ اگر اس کو خوشی (یعنی فراخی رزق، خوشحالی، چین اور توفیق طاعت

وغیرہ نعمتیں حاصل ہوں تو شکر کرتا ہے۔ پس یہ شکر اس کے لئے
خیر ہے اور اگر کوئی مصیبت یعنی فقر، مرض اور رنج وغیرہ پہنچے تو صبر
کرتا ہے پس یہ صبر بھی اس کے لئے خیر ہے۔

تشریح :- صبر اور شکر دونوں اونچے درجہ کے عمل ہیں۔ اور
دونوں پر ثواب مرتب ہوتا ہے لیکن جو شخص کہ مومن کامل نہیں ہوتا
اس کو جب خوشی اور دولت ملتی ہے تو تکبر اور خلافِ شرع باتیں
کرنے لگتا ہے اور اگر اس کو کوئی رنج یا نقصان پہنچتا ہے تو روتا
چلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور شکایت اور اعتراض کرتا ہے
اور مومن کامل دونوں حالتوں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ** کہتا ہے
(یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ واقعہ ہر
رات کو (مغرب بعد) پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔
جو کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھے اللہ تعالیٰ
اس کو اور اس کے گھر والوں کو غنی کرتا ہے۔

اور نقل ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلتے ہوئے آیتہ الکرسی پڑھے
لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کثادگی فرمائے گا اور سورۃ فاتحہ خیرات
میں ۱۴ مرتبہ پڑھنے سے بغیر محنت کے روزی ملتی ہے۔

ادائیگی و قرض

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ تحریم کو پڑھا کرے مگر اس پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے ادا ہو جائے گا۔

(۲) جو کوئی سورۃ والعادیات کو پڑھا کرے اس کا قرض ادا ہو جائے گا اگر چہ بے حساب ہو۔

(۳) ابو داؤد نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو غموں نے اور قرض نے ستا رکھا ہے اس کا کیا علاج کروں؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا سکھا دوں میں تجھ کو ایک ایسا کام کہ جس وقت تو کہے اس کو تو لے جائے حق تعالیٰ تیرے غم کو اور ادا کر دے تیرے قرض کو۔ اس نے کہا سکھا دیجئے مجھ کو یا رسول اللہ! فرمایا کہ ہر صبح وشام کو کہا کر:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ :- اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج و غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے غیظ و غضب سے۔ (ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے)۔

(۴) حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کبھی غم کی بات پیش آتی تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ :

ترجمہ :- کوئی معبود نہیں اس اللہ کے علاوہ جو حکیم و کریم ہے اور کوئی معبود نہیں اس اللہ کے علاوہ جو بڑا حکیم عظیم ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا جو رب ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اور جو رب ہے عرش عظیم کا۔

(۵) جامع ترمذی میں آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی سخت کام پیش آتا تھا تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے :-
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ ۔

ترجمہ :- اے زندہ نظام عالم کو برقرار رکھنے والے میں

تیری ہی رحمت سے فریاد چاہتا ہوں۔

(۶) فرمایا دعائے ذوالنون دفع کرتی ہے برغم کو اور دکھ کو
یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
ترجمہ :- تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے یقیناً
میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (روزانہ عشاء کی نماز کے بعد
ستون مرتبہ پڑھے۔)

(۷) طبرانی نے روایت کی ہے معاذ بن جبلؓ سے۔ فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سکھاؤں تجھ کو؟ ایسی دعا کہ اگر
پہاڑ برابر بھی قرض ہو تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا
وہ یہ دعا ہے :- قُلِ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
تک۔ اس کے بعد کہے :- رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِمَهُمَا
تُعْطِيَهُمَا مِنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِي رَحْمَةً
تُعْزِلْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَتِهِ مَنْ سِوَاكَ -

ترجمہ :- اے دنیا و آخرت کے رحمن اور دنیا و آخرت کے
رحیم! تو جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا
ہے۔ مجھ پر اپنی خاص رحمت کر جو دوسروں کے رحم و کرم سے مجھ کو
بے نیاز کر دے۔ ہر فرض نماز کے بعد تین بار پڑھے۔

جو کوئی دوسرے کا قرضدار ہو اور قرض ادا نہ کر سکتا ہو تو ہر نماز (قرض) کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ دعا کے اول اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان میں گیارہ مرتبہ یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ الْفَنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ
بِفَضْلِكَ عَنْ مَنْ سِوَاكَ۔ پھر قرض کی ادائیگی کے لئے
دُعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ قرض ادا کر دے گا۔

روزی کی برکت کے لئے

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کسی کو یہ منظور ہو کہ میرے مال کو زوال نہ ہو اور برکت ہو تو یہ درود شریف پڑھا کرے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ عَلٰی
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ عَلٰی الْمُسْلِمِيْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ :-

ترجمہ :- اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور
اپنے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور مومن مردوں اور
مومن عورتوں پر اور مسلم مردوں اور مسلم عورتوں پر۔

(۲) جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیتہ الکرسی - خَالِدُونَ تَک پڑھ لیا
غنی ہو جائے گا اور حق تعالیٰ اس کو محتاجی سے دُور رکھے گا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز
سوا بار پڑھے : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ -
حق تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا اور محتاجی اور عذابِ قبر سے
محفوظ رکھے گا۔

(۴) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سوا بار
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھے وہ
کبھی محتاج نہ ہو گا۔ اور ستر طرح کے نقصان و بلا سے محفوظ
رہے گا کہ اس میں کی سب سے چھوٹی بلا غم اور محتاجی ہے۔ اور
جو کوئی اسی کلمہ کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے خدا تعالیٰ اس کو
غنی کر دے گا۔

(۵) حدیث نبویؐ ہے کہ جو شخص بعد نماز جمعہ سوا
سوا بار سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھے اور سوا بار
رَبِّ ارْحَمْنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ تَوَالِدَار ہو جائے گا
(زیادہ سے زیادہ سات جمعہ تک۔

(۶) حدیث نبویؐ ہے کہ جو شخص ہر وقت با وضو رہنے کی عادت کرے اس کی روزی کا شادہ ہو جائے گی
 (۷) چاشت کی نماز کے بعد یا بَاسِطُ دُشْبار پڑھنے سے روزی میں فراخی ہوتی ہے۔

حاجت کے لئے

(۱) جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان مبارک ناموں کو جمعہ کی رات میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ حاجت اس کی پوری ہوگی (محجز ہے) ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْقَادِرِ الظَّاهِرِ الْقَوِيِّ الْكَافِي۔

(۲) صَلَوةُ الْحَاجَةِ: ترمذی شریف میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو مسنون طریقہ سے وضو کر کے دل لگا کر دو رکعت نماز صَلَوةُ الْحَاجَةِ کی نیت سے پڑھے۔ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے (مثلاً یوں کہے) ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (تین مرتبہ) پھر دُرود شریف پڑھ کر

یہ دعا پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ
 اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 اسْتَلْكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
 وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرَةٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثَمَةٍ
 لَا تَدْعُنِي ذَنْبًا إِلَّا عَفُفْتَ عَنْهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا أَفْرَجْتَهُ
 وَلَا حَاجَةً مِنِّي لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 پھر اپنی حاجت کیلئے دعا کرے۔

(۳) نماز قضا حاجت اور نماز کن فیکون کی
 جس کسی کو کوئی رنج یا کوئی غم ہو یا کسی سے ڈر ہو یا کوئی مہم پیش
 آئی ہو تو یہ نماز گزارے پھر قدرت اللہ تعالیٰ کی دیکھے شب نہ گزے
 گی کہ انشاء اللہ اس غم سے نجات پاوے گا چاہئے کہ شک نہ
 لاوے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں پہلے غسل
 کرے، پاک کپڑے پہنے پھر چار رکعت کی نیت باندھے پہلی رکعت
 میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے۔ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ
 اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 تَصْلِيَةُ الْأُمُودِ اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار

کہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ اور جو تھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ستر بار کہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا چاروں رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیوے اور ستر بار عَفْرَانَا رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ کہے پھر سر کو سجدہ میں رکھے اور ہاتھ اٹھا کر دو ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے۔ ابھی سجدہ سے سر نہ اٹھایا ہو گا کہ خدائے عزوجل اس کی حاجت کو پوری کر دے گا انشاء اللہ۔ (یہ نماز آزمودہ ہے)

استخارہ

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تبارک تعالیٰ سے صلاح لے لیوے۔ اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بد بختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے، تو بے استخارہ کئے نہ کرے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہو گا۔

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَانْتَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ
وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ
اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ وَ یَسِّرْهُ لِّیْ ثُمَّ بَارِكْ لِّیْ فِیْهِ وَ اِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ
مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ
عَنْهُ وَ اَقْدِرْ لِّیْ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

اور جب اِذَا الْاَمْرُ پڑھنے پر پہنچے جس لفظ پر لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اس کا دھیان کر لے جس کے لئے استخارہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد پاک و صاف پھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باؤں سو جائے۔ جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آوے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن بھی ایسا ہی

کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی برائی معلوم ہو جائے گی اگر حج کے لئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلا نے دن جاؤں کہ نہ جاؤں؟
(دہشتی زیور حصہ دوم)

استخارہ

جب کوئی شخص تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہو اور اس سے چھٹکارے کا راستہ خواب میں دیکھنا چاہے تو وضو کر کے پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر پاک بستر پر قبلہ رو دہنی کر دٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور سورہ اخلاص کو سات بار پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر یوں کہے کہ خداوند مجھ کو میرے خواب میں ایسا نور دکھائے جس میں میرے لئے اس تنگی سے کشادگی ہو اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے کہ جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو معلوم کر سکوں۔ یہ دعا کر کے سو جاوے انشاء اللہ خواب میں وہ

چیز نظر آجائے گی جس میں کشادگی ہے۔ اور اگر اس روز نظر نہ آوے تو دوسری رات کو یہی عمل کرے یہاں تک کہ سات رات تک کرے۔ سات راتیں نہ گزریں گی کہ خواب میں انشاء اللہ معلوم ہو جائے گا۔ اور یہ استخارہ تجربہ کیا ہوا ہے۔

سُورَةُ الْيُسْنِ

سُورَةُ الْيُسْنِ شریف کی بہت فضیلتیں آئی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہر چیز کیلئے دل ہے۔ اور قرآن کا دل سُورَةُ الْيُسْنِ ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بیشک دوست رکھتا ہوں میں اپنی امت میں اس شخص کو کہ جس کے دل میں سُورَةُ الْيُسْنِ ہو (یعنی جو زبانی یاد کر لے)۔

اور فرمایا کہ جس نے سُورَةُ الْيُسْنِ دن کے شروع میں پڑھ لی تو اس دن کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور جس نے رات کے شروع میں سُورَةُ الْيُسْنِ پڑھ لی تو رات کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے

سورہ یسین صبح کو پڑھ لی تو اس دن کی شام تک اس کو آسانی اور فراخی ملے گی اور جو شخص رات کو سورہ یسین پڑھے گا تو صبح تک آسانی اور فراخی ملے گی۔

اور روایت ہے کہ جو کوئی بھوک کی حالت میں سورہ یسین پڑھے گا تو اللہ کے فضل سے سیر ہو جائے گا۔ اور جو کوئی راستہ بھول گیا ہو اور سورہ یسین پڑھے تو اللہ کے فضل سے راستہ مل جائے گا اور جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور سورہ یسین پڑھے تو گم شدہ چیز مل جائے گی اور جس شخص کو کھانا کم پڑ جانے کا ڈر ہو اور سورہ یسین پڑھے تو انشاء اللہ کھانے میں برکت ہوگی اور سب کو کافی ہو جائے گا اور کس مرنے والے کے پاس سورہ یسین پڑھے تو موت آسان ہو جائے گی اور اگر مردے کے پاس پڑھے (جبکہ اس کو غسل دیا جا چکا ہو) تو مردے کو بہت فائدہ پہنچے گا۔



دُرود شریف

دُرود شریف کے فوائد اگرچہ بہت ہیں مگر جو احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے ثابت ہوا ہے۔ اس جگہ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدہ حاصل ہو۔

اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو خدا تعالیٰ اور فرشتے اس کے اوپر دس دفعہ دُرود (یعنی رحمت کی دُعا) بھیجتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے واسطے لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ درود شریف کا پڑھنا دنیا میں بھی حاجتوں کو پورا کرتا ہے اور اس کے پڑھنے سے بیمار کو شفا ہو جاتی ہے اور دشمن پر فتح ہوتی ہے اور رضائے الہی حاصل ہوتی ہے اور اس کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور صفائی قلب حاصل ہوتی ہے۔ اور مال اور گھس میں بھی برکت حاصل ہوتی ہے اور

اور سکرات موت سے اسے نجات ہوتی ہے۔ فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے اور درود شریف پڑھنے والا بخیل نہیں کہلاتا، اور جس مجلس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے تو تمام اہل مجلس کو خدا کی رحمت ڈھانک لیتی ہے اور اس کے پڑھنے والے کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں میسر ہوتی ہے اور قیامت کی گھبراہٹ اور پیاس سے امن ہوگا۔

اسمار الحسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے کی برکت سے جنت کی خوشخبری آئی ہے۔ ان ناموں کے وسیلے سے دُعا مانگنا قبولیت کا سبب ہے۔

ترمذی شریف میں تترانوے^{۹۹} نام مبارک بیان ہوئے ہیں اسماء الحسنیٰ کے ہر ایک نام کی تاثیر اور خاصیت الگ الگ بے شمار ہے۔ ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے بعد ایک بار مبارک ناموں کو پڑھ کر دُعا مانگنے سے بہت فائدے اور خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ اسماء الحسنیٰ

ساجات مقبول میں اور وظائف کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں

تنبیہ

اوپر بیان کی ہوئی چیزوں کے علاوہ بھی رزق کی
ترقی کے لئے بے شمار نفل نمازیں و دعائیں و خیراتیں ہیں۔
جو بزرگوں اور عالموں سے پوچھ کر معلوم کئے جاسکتے ہیں۔
اور جو کچھ ہم نے لکھ دیا ہے وہ بھی بہت کافی ہے۔



بَابُ پَنجُم

دُعَا کی فِضِیْلَتُ

جن چیزوں کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے خواہ وہ دنیوی ضرورت

ہو یا دینی اور خواہ انسانی وسعت میں ہو یا وسعت سے باہر

ہو، ہر ایک کو اللہ سے مانگا جائے۔ اس طور پر کہ تدبیر کے

کاموں میں تو کچھ تدبیر اور کچھ دُعا ہو اور جو کام تدبیر سے باہر

ہیں ان میں صرف دُعا ہی پر اکتفا کی جائے اور جس وقت جو

حاجت پیش آئے فوراً دل یا زبان سے مانگنا شروع کر دے

حضرت سرور عالم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ہے کہ ۱۔

(۱) اللہ تعالیٰ بڑے مہربان اور بڑے عزت والے ہیں۔

اس سے شرماتے ہیں کہ بندہ ان کے آگے ہاتھ پھیلائے

اور وہ اسے خالی واپس کر دیں۔ (جمع الفوائد)

(۲) جو شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ حاجت نہیں مانگتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ (ایضاً)

(۳) جس شخص کے لئے دعا کرنے کے دروازے کھول دیئے گئے (یعنی خدا سے مانگنے کا شوق جس کو ہو گیا) اس کے لئے گویا رحمت کے دروازے کھول دئے گئے۔ (ایضاً)

(۴) تم اللہ تعالیٰ سے کوئی (جائز) دعا مانگو تو (دل میں) اس کی مقبولیت کا یقین کامل بھی رکھو۔

(۵) اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا قبول نہیں کرتے ہیں جس کا دل خدا سے غافل اور دوسری طرف لگا ہو۔

(۶) دعا ہی اصل میں عبادت ہے (دوسری جگہ فرمایا، دعا ہی تو عبادت کی روح اور مغز ہے۔

(۷) دعا ہی ایسی چیز ہے جو خدا کے سخت فیصلوں کو بدل دیتی ہے اور ٹال سکتی ہے۔

(۸) دعا ہی آڑے آ سکتی ہے ایسی بلا کے مقابلہ میں بھی جو آپکی ہو اور ایسی بلا کے مقابلہ میں بھی جو ابھی نہیں آئی۔

(جمع الفوائد)

(۹) بندہ کہتا ہے کہ میں نے دُعا مانگی اور قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کا کھانا پینا حرام، اس کا لباس اس کی کسائی حرام، پھر اس کی دعا قبول ہو تو کیونکر ہو۔

(۱۰) دعائیں ہاتھ کندھے کے برابر اٹھائے (یعنی کندھے سے اونچا اور سینے سے نیچا نہ کرے)، اور دعائیں انتہائی عاجزی یہ ہے کہ اپنے ہاتھ پورے پھیلا دو۔ (جمع الفوائد)

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی دُعا رد نہیں ہوتی۔ یہ خیال ہرگز نہ آنا چاہئے کہ حقیر اور معمولی چیز ایسی عظیم و برتر ذات سے کیسے مانگی جائے کیونکہ اس کے نزدیک بڑے سے بڑی چیز بھی معمولی ہے۔



باب ششم المائدۃ یعنی آسمانی روٹی

اے ہمارے رب! اے ہمیں دنیا
میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی
اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔
اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا۔
اے میرے رب! میں اس بھلائی کا
جو تو میری طرف اتارے، محتاج
ہوں۔

(۱) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
(۲) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا
(۳) رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ
إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

(روزی فراخ ہو کسی کا محتاج نہ ہو)

اے ہمارے پروردگار! اتار ہم پر
خواب آسمان سے

(۴) رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ

تَكُونُ لَنَا عِيْدًا اِلَّا وَلِنَا وَ
اٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِنْكَ
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
الرَّازِقِيْنَ ۝

ہووے ہمارے واسطے عید ہمارے
اول کو ہمارے آخر کو اور نشانی
تیری طرف سے اور رزق دے
ہم کو اور تو بہترین رزق دینے والا

(۵) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ
دِيْنِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ
اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي
الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي وَاَجْعَلْ
الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِي كُلِّ
خَيْرٍ وَاَجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۝

اے اللہ درست کر دے میرا دین
جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور
درست رکھ میری دنیا جہیں میری
معاش ہے اور درست رکھ میری آخرت
جہاں مجھے ٹوٹنا ہے اور کر زندگی
کو میرے لئے ترقی پر بھلائی میں
اور کر موت کو میرے لئے چین
ہر بُرائی سے

یہ بہت جامع دعا ہے۔

(۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ
وَارْزُقْنِيْ ۝

یا اللہ! بخش دے مجھے
اور رحم کر مجھ پر اور امن دے
مجھے اور رزق دے مجھے۔

(۷) اَللّٰهُمَّ قِنِّ عَنِّيْ
بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ
لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ
كُلَّ عَائِلَةٍ لِيْ بِخَيْرِهِ
* * *

یا اللہ! قناعت دے مجھے اس
پر جو نصیب کیا تو نے مجھے اور
برکت دے میرے لئے اس میں
اور نگر اس رد میری ہر اس چیز پر جو
میرے سامنے نہیں ہے خیر کے ساتھ،

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ذَلِيْلٌ
فَاَعِزَّنِيْ وَ اِنِّیْ فَقِيْرٌ
فَارْزُقْنِيْ ۝

یا اللہ! میں ذلیل ہوں پس عزت
دے مجھے اور میں محتاج ہوں پس
برزق دے مجھے۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ
عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَ
دَ اِنْقِطَاعِ عُمْرِيْ ۝

یا اللہ! کرنا سب فراخ رزق
میرا میرے بڑھاپے میں اور
میری عمر کے ختم ہونے کے
وقت۔

گھر میں وسعتِ رزق اور برکت کے لئے وضو کے درمیان خاص کر
مزدھوتے یہ دُعا پڑھے۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِتْنِيْ
اے اللہ! بخش دے میرا گناہ
اور وسعت دے مجھے میرے گھر میں

اور برکت دے مجھے میرے
رزق میں۔

یا اللہ! بخش دے مجھے اور
ہدایت کر مجھے اور رزق دے
مجھے اور امن دے مجھے۔

یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
رزق پاکیزہ اور علم کار آمد اور
عمل مقبول۔

قرض دفع کرنے اور غنا حاصل کرنے کیلئے یہ دعا پڑھے۔

یا اللہ! کفایت کر میری اپنا
حلال رزق دیکر اور پچاس رام
روزی سے اور بے پروا کر دے
مجھے بدولت اپنے فضل کے اپنے پاس

اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
ایمان جو کہ پوست ہو جائے میرے
دل میں اور یقین سچا یہاں تک کہ جاں لو

دَارِیْ وَبَارِکَ لِيْ فِيْ
رِزْقِيْ

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
وَاهْدِلِيْ وَارْزُقْنِيْ وَ
عَافِنِيْ ۝

(۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا
وَعَمَلًا مُّقْبِلًا ۝

(۱۳) اَللّٰهُمَّ اَلْفَنِيْ بِجَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَاعْنِنِيْ
بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ ۝

(۱۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
اِيْمَانًا يُبَاسِرُ قَلْبِيْ
وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی

میں کہ نہیں پہنچ سکتا ہے مجھ کو
مگر جو کچھ کہ تو لکھ چکا ہے میرے
لئے اور مٹا اس چیز کے ساتھ کہ
مقصوم میں لکھی تو نے میری معاش
میں ہے۔

(١٥) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْبُرْءِ وَ
التَّبَاوُّسِ وَ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِىْ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى
يُّطْفِئِىْ ۝

یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں
تیری شدت فقر اور بہت محتاجی سے
یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں
تیری ہر ایسے فقر سے کہ بھول میں
ڈال دے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری
ہر اس مالدار سے جو کہ دماغ چلا دیکمیرا

یہ بہت جامع دُعا ہے

(۱۶) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ ۝

یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
تیرا فضل۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا
تَنْقُصْنَا وَ اَكْرِمْنا وَلَا تُهِنَّا

یا اللہ! ہمیں زیادہ کرا اور گھٹا
مت اور ہمیں آبرو دے اور خواہ

وَأَعْطَيْنَا وَلَا تَحْرُمُنَا وَ
وَأَثَرُنَا وَلَا تُوْثِرْ عَلَيْنَا
وَأَوْضِنَا وَأَرْضُ عَنَّا

نکر اور عطیہ دے ہیں اور محروم
نکر اور نہیں بڑھاتے رکھ اور
اوروں کو ہم پر نہ بڑھا اور نہیں خوش
کر اور ہم سے راضی ہو جا۔

(۱۸) رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ
رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ
أَمْرِنَا رَشَدًا ه

اے ہمارے رب! اے ہمیں اپنے
پاس سے رحمت اور سامان کر دے
ہمارے لئے کام میں درستگی کا
یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
ہدایت اور پرہیزگاری اور
پارسلانی اور سیرحشی۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعِفَافَ
وَ الْغِنٰی ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک
انصاری ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیٹھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ۱۰ اے ابو امامہ تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے۔ عرض کیا
یا رسول اللہ! طرح طرح کے زنج و غم ہیں اور لوگوں کے قرضے میرے
میرے پیچھے چمٹے ہوئے ہیں۔ فرمایا میں تجھے ایسے چند کلمات بتائے

دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا رخ و غم دور کر دیگا
اور قرض ادا کر دے گا تو صبح و شام یوں کہا کر۔

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ

یا اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں تیری

فکر سے اور غم سے۔

بِکَ مِنْ اَلْهَمِّ وَالْعَزَنِ

اور پناہ پکڑتا ہوں تیری کم ہمتی سے

وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعِجْزِ

اور سستی سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں

وَ الْکُسْلِ وَ اَعُوْذُ بِکَ

تیری بُزدلی سے اور غل سے۔

مِنَ الْجُبَنِ وَ الْبُخْلِ۔

اور پناہ پکڑتا ہوں تیری قرض سے

وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّیْنِ

اور لوگوں کے دبا لینے سے۔

وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ۝

فائدہ :- حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ میں چند ہی روز ان کلمات

کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رخ و غم دور فرما دیا اور قرض

بھی ادا کر دیا۔ (صحنِ صین)

برکت اور دفعِ قرض کیلئے ہر نماز فرض کے بعد اور نوافل

کے بعد مثلاً چاشت و اشراق وغیرہ کے بعد پڑھے

(۳۱) اَللّٰهُمَّ مَلِکَ الْمَلِکِ

یا اللہ! ملک کے مالک! تو دیتا

تُوْنِی الْمَلِکَ مِنْ تَشَاءُ ۝

ہے ملک جس کو چاہے اور جبین

وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مَن تَشَاءُ
وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَن تَشَاءُ بِإِذْنِ الْخَيْرِ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
كَدِيرٌ

تَوَلِّجُ النُّجُومَ فِي النَّهَارِ
وَتَوَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ هُ رَحْمَانُ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا -
تُعْطِيهِمَا مَن تَشَاءُ هُ
وَتَسْمَعُ مِنْهُمَا مَن تَشَاءُ
إِنْ حَبَبْنِي رَحْمَةً تُغْنِيْنِي
بِهَا عَنِ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

لیتا ہے جس سے چاہے اور
عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور
ذلت دیتا ہے جس کو چاہے۔
تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر تحقیق
تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تورات کو داخل کرتا ہے دن میں
اور دن کو داخل کر دیتا ہے رات
میں اور توجہ انداز کو نکالتا ہے بجان
سے اور بجان کو نکالتا ہے جاندار سے
اور توجہ کو چاہتا ہے بے حساب رزق
دیتا ہے۔ اے دنیا و آخرت کے جن دو
رحیم! تو جس کو چاہے دونوں
دیتا ہے اور جس کو چاہے ان
دونوں سے روکتا ہے۔ مجھ پر ایسی
رحمت فرما جو تیرے علاوہ کسی اور
کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اَنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَ عَلَّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ ۝
 یا اللہ! نفع دے مجھے اس علم سے جو تو نے مجھے دیا اور دے مجھے وہ علم کہ نفع دے مجھے۔

(۲۳) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۝
 اے حی! اے قیوم! تیری رحمت کی طرف فریاد لاتا ہوں۔

ہر حاجت کیلئے مقبول دعا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرتے۔

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَّتِكَ نَاصِيَّتِيْ بِیَدِكَ مَا ضَيَّعْتُ حُكْمَكَ عَدْلٌ لِّیْ فِیْ قَضَائِكَ اَسْأَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَکَ سَمِیْعٌ بِہٖ نَفْسٌ اَوْ اَنْزَلْتَهُ

یا اللہ! میں غلام ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے غلام کا اور بیٹا ہوں تیری لونڈی کا۔ ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں میرے بارے میں تیرا حکم نافذ ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ عین عدل ہے۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے بحق ہر نام کے جو تیا ہے کہ جس کے ساتھ تو نے اپنی

ذات کو موسوم کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب
میں آمار ہے یا وہ اپنی مخلوق میں
سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب
ہی میں اس کو رہنے دیا ہے۔

یہ کہ قرآن عظیم کو کر دے میرے
دل کی بہار اور میری آنکھ کا نور
اور میرے غم کی کشائش اور میرے
فکر کا دفعیہ۔

فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمَهُ أَحَدًا
مِنْ خَلْقِكَ أَوْ سَأَلْتَهُ بِهِ
فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ

أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ
رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ بَصَرِي
وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ
هَوْنِي ۝

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ بھی ان
کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی فکروں
اور پریشانیوں کو دور فرما کر ضرور بالفرض اس کو کشادگی عطا فرما دے گا
(رزین، معارف الحدیث)

نوٹ:۔ اس دعا میں جَلَاءَ حُزْنِي پڑھتے وقت اپنی فکروں
اور پریشانیوں کی نیت کرے۔

واسطے کشادگی تنگی معاش یہ دعا پڑھے

(۲۵) يَا دَائِمَ الْعِزِّ وَ اے ہمیشہ عزت والے اور باقی

باقی رہنے والے، اے بزرگی
اور جو در اور عطا والے ہے
دوستی کرنے والے اے صاحبِ شمشاد
بزرگ، اے کرنے والے جو کچھ چاہے

الْبَقَاءِ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْجُودِ وَالْعُطَاءِ، يَا
وَدُودُ يَا ذَا الْعَرْشِ
الْمَجِيدُ يَا فَعَّالُ لِمَا يُرِيدُ

پریشان حالی اور قرض دور کرنے کیلئے ہر روز صبح کو پڑھے

میں اللہ کو سپرد کرتا ہوں اپنی جا
اور اہل و مال کو یا اللہ برکت دے
مجھے اس چیز میں کہ مقدر کی گئی میرے
لئے اور راضی رکھ مجھ کو اپنے حکم پر
تاکہ نہ چاہوں میں جلد ملنا اس چیز
کا کہ دیر میں رکھی ہے تو نے اور نہ
بیر میں آنا اس چیز کا کہ جلد لکھی ہے
تو نے۔

(۲۶) بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِيْ
وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
لِيْ فِيْ مَا قَدَّرَ لِيْ وَ اَرْضِنِيْ بِمَا
قَضَيْتَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ
تَعْجِيْلَ شَيْءٍ اُخْرَتِ
وَ تَاْخِيْرَ شَيْءٍ عَجَلْتَهُ

۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔

یا اللہ! دور کرنے والے فکر کے
زائل کرنے والے غم کے قبول کرنے والے
بیقراروں کی دعا کے رحمن دنیا

(۲۷) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْغَمِّ
كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ
الْمُضْطَرِّينَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا

وَرَحِمَهَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي
فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيَنِي
بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

کے اور رحیم اس کے، تو ہی رحم
کرے گا مجھ پر۔ تو کر دے میرے
اور پرایسی رحمت کہ بے پروا کر دے تو
مجھے اس کی وجہ سے اوروں کی رحمت سے۔

۳۸ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْكَ السَّلَامُ وَالْيَقَ يَعُوذُ
السَّلَامُ اَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْجِيبَ لَنَا
دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا
وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنِيَتْهُ
عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ ه

یا اللہ! تیرا ہی نام سلام ہے اور
تجھ ہی سے ابتدا ہے سلامتی کی اور تیری
ہی طرف لوٹتی ہے سلامتی، میں
مانگتا ہوں تجھ سے اے جلال اور
اکرام والے! یہ کہ قبول کرے
تو ہمارے حق میں ہماری دعا اور یہ کہ
رے ہمیں ہماری خواہش اور یہ کہ
بے پروا کر دے ہمیں ان سے جن کو

۳۹

۲۹ اَللّٰهُمَّ الطُّفُّ
بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ
فَاِنْ تَيْسِيْرُ كُلِّ عَسِيْرٍ

ہم سے بے پروا کیا تو نے اپنی مخلوق سے
یا اللہ! احسان کر میرے ساتھ سہل
کر دینے میں ہر دشوار کے کیونکہ ہر
ہر دشوار کا سہل کر دینا تجھ پر آسان

عَلَيْكَ يَسِيرٌ وَأَسْئَلُكَ
 الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاتَ فِي
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 (۳۰) رَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا
 كَذَّاءٌ وَكَذَّاءِيَا مُؤْنِسَ
 كُلِّ وَحِيدٍ وَيَا صَاحِبَ
 كُلِّ قَرِيدٍ وَيَا قَرِيبَا
 غَيْرِ بَعِيدٍ وَيَا شَاهِدَا
 غَيْرِ غَائِبٍ وَيَا غَالِبَا
 غَيْرِ مَغْلُوبٍ يَا حَيُّ يَا
 قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
 الْإِكْرَامِ يَا نُورَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَيَا زَيْنَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَيَا جَبَّارَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ يَا عِمَادَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ

ہے۔ اور اگلتا ہوں میں تجھ سے سہوت
 اور معافی دنیا و آخرت میں۔

ۛ - ۛ - ۛ

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں فلاں
 فلاں چیز دے ایساں دعا پڑھنے والا
 فلاں چیز کے بجائے اپنے جائز مقصد
 کا تصور کرے، اگر کیلئے کے غمگسار اور
 اے ہر تنہا کے ساتھی اور اے قریب
 جو دور نہیں۔ اور اے حاضر جو غائب
 نہیں اور اے غالب جو مغلوب نہیں
 اے حق اے قیوم اے بزرگی اور
 عزت والے، اے آسمانوں اور زمینوں
 کے نور، اے آسمانوں اور زمینوں کی
 زینت، اے آسمانوں اور زمینوں کے
 انتظام رکھنے والے۔ اکٹھا کرنے والے
 آسمانوں اور زمینوں کے اور آسمانوں

وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا صَوْنَةَ الْمُسْتَظْرِعِينَ
وَمُنْتَهَى الْعَابِدِينَ، وَالْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوبِينَ
وَالْمُرَوِّجُ عَنِ الْمَغْمُومِينَ وَمُجِيبُ دُعَاءِ الْمُضْطَرِّينَ
وَيَا كَاشِفَ الْمَكْرُوبِ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ وَيَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مَنْزُولُ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ

ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ
(۳۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ
عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ
فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ
رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ
مِنْ بَرَكَاتِكَ

اور زمینوں کے بنانے والے۔ اے
قائم رکھنے والے آسمانوں اور زمینوں کے
اے بزرگی اور عزت والے۔ اے داورس
فریادیوں کے اور آخری دور پناہ لینے
والوں کے اور کشائش دینے والے بچپنوں
کے اور راحت دینے والے غمزدوں کے
اور قبول کرنے والے بے قراروں کی
دُعا کے اور اے کشائش دینے والے صاحب
کرب کے۔ اے آرا العالمین اور اے
ارحم الراحمین۔ تیرے ہی سنا پیش کی
جاتی ہے ہر حاجت۔

یا اشد ادرے تو مجھے ہدایت اپنے
پاس سے اور افاضہ کہ مجھ پر
اپنا فضل اور کامل کر مجھ پر اپنی
رحمت اور آمار مجھ پر اپنی برکتیں۔

ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ خَلْقِيْ

وَطَيِّبْ لِيْ كَسْبِيْ وَ

قَنَعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ

وَلَا تُدْهِبْ طَلِبِيْ اِلٰى

شَيْءٍ صَرَفْتَهُ عَنِّيْ ۝

(۳۳) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا

اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا

اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۝

(۳۴) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا

مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْْنَا

رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْهَا

رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا

فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا

فِيْمَا عِنْدَكَ ۝

یا اللہ! بخش دے میرے گناہ

اور وسیع کر دے میرا خلق اور

حلال کر دے میرا کسب اور قناعت

دے مجھے اس چیز پر جو تو نے مجھے

دی اور نہ لے جا طلب میری کسی ایسی

چیز کی طرف جسکو تو نے مجھ سے ہٹا لیا ہو

یا اللہ! کھول دے ہمارے لئے

دروازے اپنی رحمت کے اور سہل

کر دے ہم پر طریقے اپنے رزق کے

یا اللہ! نصیب کر ہمیں اپنا فضل

اور نہ محروم رکھ ہمیں اپنے

رزق سے اور برکت دے ہمیں

اس رزق میں جو تو نے ہمیں

دیا ہے اور کر ہمارا غنا ہمارے

دلوں میں اور کر دے رغبت

ہماری اس چیز میں جو تیرے پاس ہے

(۳۵) صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے چینی کے موقع پر یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم
اور بُرد بار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں جو رب ہے عرش عظیم کا
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو رب ہے
ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا
اور رب ہے بزرگی والے عرش کا
(زاد المعاد)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ
الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝

❖ ❖ ❖ ❖

یا اللہ! دے ہماری زمین میں برکت
اور شادابی اور امن اور نہ محروم رکھ
مجھے اس چیز کی برکت سے جو تو نے
مجھے عطا فرمائی اور مت آزمائش میں
ڈال مجھ کو اس چیز کے بارے میں جو کہ
مجھے نہ دے تو۔

(۳۶) اللَّهُمَّ ضَعْ فِي أَرْضِنَا
بَرَكَتَهَا وَزِينَتَهَا وَسَكَنَهَا
وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَتَ مَا
أَعْطَيْتَنِي وَلَا تَفْقِتْنِي فِي مَا
أَحْرَمْتَنِي ۝

❖ ❖ ❖ ❖

(۳۷) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ یا اللہ! تیرے ہی لئے حمد ہے
شُكْرًا وَ لَكَ الْمَنْ شکر کے ساتھ اور تیرے ہی لئے
فَضْلًا ۝ احسان ہے فضل کے ساتھ

(۳۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ہم لوگوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس نازک وقت کے لئے کوئی خاص دُعا
ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے
دل مارے دہشت کے اُچھل اُچھل کر گلوں میں آ رہے ہیں تو آپ نے
فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرو۔

اَللّٰهُمَّ اسِّرْ مَعُوْرَاتِنَا اے اللہ ہماری پردہ داری فرما اور
وَ اَمِنْ رُوْعَاتِنَا۔ ہماری گجراہٹ کو بے خوفی اور
الطینان سے بدل دے۔

فائدہ ۱۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ
نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دئے اور اس آندھی سے اللہ تعالیٰ
نے ان کو شکست دی۔ (معارف الحدیث، مسند احمد)

(۳۹) یا اللہ! یا اَحَدُ اے اللہ! اے اپنی خدائی میں تنہا

يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُودُ يَا
 جَوَادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيمُ
 يَا وَقَّابُ يَا مُغْنِيُ يَا
 فَتَّاحُ يَا رَزَاقُ يَا عَلِيمُ
 يَا حَكِيمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا
 رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا
 بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ
 اِنْفُخْ مِنِّي بِفُحْصَةٍ
 خَيْرٍ تُغْنِيَنِي بِهَا عَمَّتِي
 سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفِثُحُوا
 فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ اِنَا
 فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا
 نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ
 اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ

اے اپنی معبودیت میں یکتا، اے
 موجود اے بہت بخش کر نیوالے، اے
 کھولنے والے، اے کرم کر نیوالے، اے
 بہت دینے والے، اے بڑی بخشش والے
 اے غنی، اے غنی کر نیوالے، اے ہر کاوش کے
 دہر کر نیوالے، اے بہت رزق دینے والے، اے
 بہت بخشنے والے، اے حکمت والا، اے زندہ
 زندہ رہنے والا، اے قائم رکھنے والا، نگہبان
 اے بڑے رحم والا، اے نہایت مہربان، اے زمین و آسمان
 کے موجد، اے جلالت الکرام والا، اے نہایت مہربان
 کر نیوالے، اے نہایت احسان کر نیوالے اپنی طرف
 ایسی خیر کی روح پھونک دے جس کے ذریعے سے
 تو مجھ کو ترسے، اسواہر ایک مستغنی کر دے
 اگر تم فتح و کامیابی طلب کرو گے تو کامیابی تم کو
 ملے گی بیشک ہم نے آپ کو کھلی فتح و برتری
 اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب ہے، اے اللہ

يَا مُبْدِي يَا مُعِيدُ يَا
وَدُودُ يَا ذَا الْعَرْشِ
الْمَجِيدُ يَا فَعَّالًا لِمَا
يُرِيدُ أَكْفِنِي بِحَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
وَاحْفَظْنِي بِمَا حَفِظْتَ بِهِ
الدُّكْرَ وَانصُرْنِي بِمَا
نَصَرْتَ بِهِ الرَّسُولَ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝

• • • • •
• • • • •

اے غنی، اے تعریف کرنے والے، اے ہر چیز کے
موجد، اے سب کو دوبارہ زندہ کرنے والے
اے نیکوں سے محبت رکھنے والے، اے صاحبِ عرش
عظمت والے، اے اپنے ارادے کو کر ڈالنے
والے، کفایت فرما، تجھ کو اپنے حلال کے ذریعہ
اپنے حرام سے اور غنی کر کے مجھ کو اپنے فضل
کے ذریعہ اپنے ماسوا سے اور حفاظت
فرما میری اپنی اس قدرتِ کاملہ کے ذریعہ
جس کے ذریعہ سے تو نے قرآن کریم کی حفاظت
فرمائی اور نصرت فرما میری اپنی قدرتِ تمامہ
کے ذریعہ جس کے ذریعہ سے تو نے رسول کی
مدد فرمائی، یقیناً آپ ہر چیز پر کامل قدرت
رکھتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کسی کو منظور ہو کہ میرے مال کو
زوال نہ ہو اور برکت اور خوشی حاصل ہو تو کہا کرے

(۴۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بند کے

اور اپنے رسول محمد صلی اللہ	عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَ
علیہ وسلم پر اور مومن مردوں	عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
اور مومن عورتوں پر اور مسلم	وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
مردوں اور مسلم عورتوں پر	وَالْمُسْلِمَاتِ ۝



باب ہفتم رُوزی کا انجم

حضرت عمرو ابن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم میں تمہارے فقر و افلاس سے نہیں ڈرتا ہوں، البتہ مجھے ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر دنیا کی محبت و رغبت میں اُسی طرح گرفتار ہو جاؤ جس طرح تم سے پہلے لوگ گرفتار ہوئے تھے اور یہ دنیا پھر تم کو ہلاک کر دے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

کیونکہ ضرورت سے زائد دنیا ہی غفلت اور گمراہی کا سبب بنتی ہے۔ چونکہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، البتہ مالداری اس شخص کو مضر نہیں جو اللہ سے ڈرتا ہو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب

تو دیکھیے کہ خداوند تعالیٰ بندہ کو باوجود اس کے گمراہ کرنے کے دنیا کی محبوب ترین چیزیں عطا فرماتا ہے تو سمجھ لے کہ یہ استدراج ہے یعنی ڈھیل اور بہلت ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی قُلْ مَا نَسُوا آسَ..... فَإِذَا أَهْمُ مُبْلِسُونَ تک۔

مترجمہ :- جب کافراں نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے یہاں تک وہ ان دی ہوئی چیزوں پر اترانے لگے پھر چونکہ ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا اور وہ حیران رہ گئے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی دنیا کو عزیز و محبوب رکھتا ہے۔ (اس قدر محبوب رکھتا ہے کہ خدا کی محبت پر غالب آجائے) وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس تم اس چیز کو اختیار کرو جو باقی رہنے والی ہے اور اس چیز کو چھوڑ دو جو فنا ہو جانے والی ہے۔

آخری بات :- زندگی کی کشتی کو دنیا کے سمندر میں شریعت کی حفاظت میں چلائے رہو گے تو آخرت کی منزل تک سلامتی سے

ہر پنج جاؤ گے۔ اور منزل کی کامیابی نصیب ہوگی۔ اور اگر زندگی کی کشتی کو دنیا کے سمندر میں ڈوبا دو گے تو فنا ہو کر نامراد ہو جاؤ گے۔ جو آخرت کو اپنا مقصد اور نصب العین بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سکون اور اطمینان نصیب کریں گے۔ اور اس کی روزی آسان کر دیں گے۔ اور جو آخرت کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور دنیا کو مقصد اور نصب العین بنا لیتا ہے اس کے دل میں پریشانی اور بے چینی رہتی ہے۔ اور روزی اتنی ہی حاصل ہوتی ہے جو تقدیر میں لکھی ہوتی ہے۔ حرص اور لالچ کرنے سے تقدیر سے زیادہ نہیں ملتی ہے خوب سمجھ لو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں ہیں اگر وہ تجھ میں پائی جائیں تو دنیا کی چیزیں نہ ملنے کا کوئی غم نہیں۔

پہلی :- امانت کی حفاظت کرنا

دوسری :- سچی بات کہنا

تیسری :- احساق کا اچھا ہونا

چوتھی :- حرام روزی سے بچنا

ترمذی وغیرہ میں حضرت ابو حصریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان! تو میری بندگی (تابع داری) میں لگ جا میں تیرے دل کو غنی کر دوں گا ورنہ تیرے دل کو مشغول کر دوں گا۔ اور تیری محتاجی بند نہیں کروں گا۔

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا
مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔ اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے پروردگار کے پاس ثواب کے اعتبار سے بہت بہتر ہیں اور اُمید کے اعتبار سے بھی بہت بہتر ہیں۔

(سورۃ کہف)

ہم یہاں ایسے رہے ویسے رہے
دیکھنا یہ ہے وہاں کیسے رہے

(مولانا سید سلیمان ندوی)

ایک مومن کی زندگی کی شان یہ ہے کہ وہ حلال کمائی

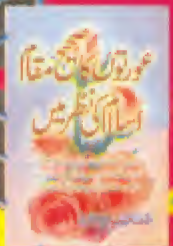
تلاش کرے، حلال کمائی کھائے، پاکینزہ روزی حاصل کرے اور پاکینزہ روزی کھائے، تب ہی دین و دنیا کی کامیابی ہے۔ ورنہ تو آج حرام راستے سے حاصل کی ہوئی دولت کل قیامت کے دن جان کا وبال ہوگی اور ہلاکت کا سبب بنے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال روزی عطا فرمائیں۔

اور حرام سے ہماری حفاظت فرمائیں۔

آمین

تالخییر



Design by Faiz Computer Graphics, Jaipur

DILSHAD & SONS
PUBLISHER & PRINTERS
1852, Lal Darwaza, Lal Kuan, Delhi-6 Ph: 23284214

Rs. 15/=